65734 - روزے دار كے ليے تيراكى كرنے كا حكم

سوال

كيا اگر سكول كى جانب سے تيراكى ہو تو انسان روزے كى حالت ميں تيراكى كر سكتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

روزے دار كے ليے تيراكى كے حكم كى تفصيل درج ذيل ہے:

اول:

اگر تيراكى كرنے والے كا غالب گمان يہ ہو كہ ناك وغيرہ سے پانى اس كے معدے ميں نہيں جائيگا اور وہ تيراكى كا اتنا ماہر ہو كہ روزہ كى حفاظت كر سكے تو اس كے ليے تيراكى كرنے ميں كوئى حرج نہيں، اور اس كے ليے تيراكى كا حكم روزے دار كے ليے غسل كے حكم ميں آئيگا، اور علماء كرام نے اسے جائز كہا ہے چاہے ٹھنڈك حاصل كرنے كے ليے ہى ہو.

امام بخارى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

روزے دار كے ليے غسل كرنے كے متعلق باب، ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما نے روزے كى حالت ميں كپڑا بھگو كر اپنے اوپر ڈال ليا.

امام شعبى رحمہ اللہ روزے كى حالت ميں حمام ميں داخل ہوئے... اور حسن رحمہ اللہ كہتے ہيں: روزے دار كے ليے كلى كرنا اور ٹھنڈك حاصل كرنے ميں كوئى حرج نہيں... اور انس كہتے ہيں: ميرا ايك باتھ ٹب ہے روزہ كى حالت ميں نہاتا ہوں.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

ابزن پتھر كا بنا ہوا حوض سا ہے، لگتا ہے كہ وہ پانى سے بھرا ہوتا اور انس رضى اللہ تعالى عنہ گرمى محسوس كرتے تو اس ميں داخل ہو كر ٹھنڈك حاصل كرتے " انتہى.

دیکھیں: فتح الباری (4 / 197).

یعنی ابزن اس وقت کے باتھ ٹب کے مشابہ ہوا.

ابو بکر الاثرم نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور ان کے دوست و احباب رمضان المبارك میں روزے کی حالت میں حمام جاتے "

دیکھیں: المغنی (3 / 18).

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ذیل فتوی ہے:

" رمضان المبارك میں دن کے وقت تیراکی کرنی جائز ہے، لیکن تیراکی کرنے والے کو چاہیے کہ وہ پیٹ میں پانی داخل نہ ہونے دے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (10 / 281).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" روزے دار کے لیے تیراکی کرنے میں کوئی حرج نہیں وہ جس طرح چاہے تیراکی اور غوطہ خوری کر سکتا ہے، لیکن اسے حسب استطاعت یہ خیال کرنا ہوگا کہ پانی اس کے پیٹ داخل نہ ہو، اور یہ تیراکی روزے دار کے لیے روزہ میں ممد و معاون ثابت ہو گی، اور اسے چست کرےگی، اور جو چیز اللہ تعالی کی اطاعت کے لیے چست کرتی ہو اس میں کوئی ممانعت نہیں، کیونکہ یہ اس میں داخل ہوتی ہے جو بندوں پر عبادت میں تخفیف اور اسے ان پر آسان کرتی ہے، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے روزوں کی آیت کے ضمن میں فرمایا ہے:

اللہ تعالی تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے، اور تمہارے لیے مشکل نہیں کرنا چاہتا، اور تا کہ تم گنتی پوری کرو، اور اللہ تعالی کی بڑائی اس طرح بیان کرو جس طرح اس نے تمہیں ہدایت دی ہے، اور تا کہ تم شکر ادا کرو .

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا یہ دین آسان ہے، اور جو کوئی بھی دین کےساتھ مقابلہ کرےگا دین اس پر غالب آ جائیگا "

واللہ اعلم. انتہی.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" روزے دار کے لیے پانی میں غوطہ لگانا یا تیراکی کرنے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ یہ روزہ توڑنے والی اشیاء میں داخل نہیں، اصل میں اس کی حلت ہے جب تك كہ اس کی کراہت یا حرمت کی کوئی دلیل نہ مل جائے، لیکن اس کی حرمت یا کراہت کی کوئی دلیل نہیں ملتی.

بلکہ بعض اہل علم نے اس خوف سے اسے مکروہ کہا ہے کہ کہیں غیر شعوری طور پر اس کے حلق میں پانی نہ چلا جائے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (19 / 284 - 285).

دوم:

اگر اس کا غالب گمان ہو کہ تیراکی کرنے سے اس کے حلق میں پانی داخل ہو جائیگا تو اس کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں، بلکہ رمضان المبارك میں دن کے وقت اس کے لیے تیراکی کرنی حرام ہو گی، اس کی دلیل یہ ہے کہ:

لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وضوء کے متعلق بتائیں ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" وضوء اچھی طرح کرو، اور اپنی انگلیوں کے مابین خلال کیا کرو، اور ناك میں پانی چڑھانے میں مبالغہ سے کام لیا کرو، لیکن اگر روزہ کی حالت میں ہو تو پھر نہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (142) سنن ترمذی حدیث نمبر (788) امام ترمذی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے، اور حافظ ابن حجر رحمہ اور علامہ البانی رحمہما اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اگر روزے دار کو اپنے مسام میں پانی داخل ہونے کا خدشہ نہ ہو تو وہ پانی میں غوطہ لگا سکتا ہے.

اور حسن، شعبی رحمہ اللہ نے مسام میں پانی داخل ہونے کے خوف سے پانی میں غوطہ لگانا مکروہ قرار دیا ہے.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (3 / 18).

اور شافعی فقہاء میں سے اذرعی کہتے ہیں:

" اگر اسے اپنی عادت معلوم ہو کہ پانی میں غوطہ لگانے سے پانی اس کے پیٹ میں داخل ہو جاتا ہے، اور وہ اس سے بچ نہیں سکتا تو اس کے لیے پانی میں غوطہ لگانا حرام ہے " انتہی.

دیکھیں: حاشیۃ البجیرمی (2 / 14).

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ:

اگر ناک میں مبالغہ کے ساتھ پانی چڑھایا جائے۔ رمضان میں دن کے وقت تیراکی کرنا اور غوطہ زنی کرنا بھی اسی طرح ہے - اور بغیر ارادہ اور قصد پانی پیٹ میں داخل ہو جائے چاہے اس کے گمان پر غالب ہو کہ پانی داخل ہو گا یا نہیں تو کیا اس پر روزہ ٹوٹنے کا حکم لگایا جائیگا ؟

اس میں اہل علم کا اختلاف ہے:

پہلا قول:

جمہور اہل علم احناف مالكي اور شافعی حضرات اس کا روزہ باطل قرار دیتے ہیں.

دوسرا قول:

اس کا روزہ باطل نہیں ہوا، بعض تابعین کا قول یہی ہے، اور حنابلہ کے ہاں ايك وجہ ہے، اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے.

الشرح الممتع (6 / 407) اور المغنی ابن قدامہ (3 / 18) اور المجموع للنووی (6 / 338) بھی دیکھیں.

اس کے علاوہ تیراکی کرتے وقت ستر ننگا نہیں کرنا چاہیے، اس لیے کسی ایسی جگہ تیراکی نہ کرے جہاں ستر ننگا ہوتا ہو، اور نہ ہی کسی دوسرے کے ستر کی طرف دیکھنے میں تساہل سے کام لیا جائے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (38907) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .